السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو دعوت دے تو وہ کیسے آغاز کرے اور اس سے کس طرح گفتگو کرے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل کی مراد شائد دعوت الی اللہ سے ہے 'تو دعوت الی اللہ حکمت 'اچھی وعظ و نصیحت اور نرمی سے ہونی چاہیے 'جیسا کہ نبی ﷺ جب مختلف علاقوں میں اپنے قاصد روانہ فرماتے تو آپ حکم دیتے کہ وہ اپنی دعوت کا آغاز کرنا چاہیے 'جیسا کہ نبی ﷺ جب مختلف علاقوں میں اپنے قاصد روانہ فرماتے تو آپ حکم دیتے کہ وہ اپنی آغاز زیادہ اہم باتوں سے کریں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ نے فرمایا تھا :

فلیکن اول ماتدعوہم الی ان یوحدوا اللہ تعالیٰ فاذا عرفوا ذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم خمس صلوات فی یومہم و لیلتہم فاذا صلوا فاخبرہم ان اللہ افترض علیہم زکاۃ فی اموالہم توخذ من غنیہم فترد علی فقیرہم)) (صحيح البخاري)) ('التوحید' باب ماجاء فی دعاء النبی_____ الخ' ح : ۷۳۷۲ و صحیح مسلم الایمان' باب الدعاء الی شہادتین و شرائع الاسلام' ح : ۱۹

سب سے پہلے انہیں یہ دعوت دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو اختیار کریں 'جب وہ اسے پہچان لیں تو پھر انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں اور جب وہ نماز پڑھنا شروع کر دیں تو پھر '' انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال پر زکوۃ کو فرض قرار دیا ہے 'جسے ان کے دولت مند سے وصول کر کے فقیر میں تقسیم کر دیا جائے گا۔''

الغرض !جو بات زیادہ اہم ہو اس سے آغاز کیا جائے گا، داعی کو چاہیے کہ وہ موقع اور مناسب وقت کو پیش نظر رکھے اور دعوت دینے کے لیے یہ مناسب ہوتا ہے کہ خود اس آدمی کے گھر چلا جائے اور اسے دعوت دے۔

یہ بھی مناسب ہے کہ وقت کی نزاکت کو پیش نظر رکھے کیونکہ کسی وقت دعوت دینا مناسب ہوتا ہے اور کسی وقت مناسب نہیں ہوتا۔ بہر حال ہر عقل مند اور صاحب بصیرت مسلمان کو یہ معلوم ہونی چاہیے کہ وہ لوگوں کو حق کی دعوت کس طرح دے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص300

محدث فتویٰ